REGD No. L. 5254 — ۹ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قیمت سالانہ ۲۴ روپے

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پرچہ پنجشنبہ — خطبہ نمبر ۱۵ — فی پرچہ ۱ — ۳ رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ

جلد ۴۶/۱۱ — ۴ شہادت ۱۳۳۶ھش ۴ اپریل ۱۹۵۷ء — نمبر ۸۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

دردِ نقرس کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

امریکہ نہر سویز کے بارے میں مصر پر فوجی یا اقتصادی دباؤ نہیں ڈالے گا

واشنگٹن میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس کا اعلان

واشنگٹن ۳ اپریل۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فوسٹر ڈلس نے کہا ہے کہ امریکہ نہر سویز کے مسئلہ میں مصر پر کسی قسم کا فوجی یا اقتصادی دباؤ نہیں ڈالے گا۔ اور نہ وہ اس اہم بین الاقوامی آبی راستے کے بائیکاٹ میں شریک ہوگا۔ کل انہوں نے اپنی ہفتہ وار پریس کانفرنس میں امید ظاہر کی۔ کہ دوسرے ملک بھی اس کا بائیکاٹ کرنے سے احتراز کریں گے۔ کیونکہ بائیکاٹ کرنے میں خود ان کو ہی نقصان ہوگا۔ انہوں نے کہا اس بارے میں اب مصر سے مزید بات چیت اس مراسلہ کا جواب موصول ہونے پر ہی ہوگی۔ جو امریکہ نے اسے بھیجا تھا۔ مسٹر ڈلس نے خیال ظاہر کیا کہ مراسلے کا جواب ایک یا دو دن میں موصول ہو جائے گا۔ انہوں نے اس خیال کا بھی اظہار کیا۔ کہ اگر نہر استعمال کرنے کے انتظام کے متعلق مصر اپنی تجویزوں میں معمولی سی تبدیلی پر رضامند ہو جائے۔ تو یہ مسئلہ بآسانی طے ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا ایسا کرنے میں خود مصر کا اپنا فائدہ ہے کیونکہ مصر کا مستقبل بہت حد تک نہر سویز کے ساتھ وابستہ ہے۔ آخر میں انہوں نے پھر اس امر کا اعادہ کیا۔ کہ امریکہ کے نزدیک ہر جہاز کو خواہ وہ اسرائیل کا جہاز ہی کیوں نہ ہو نہر سویز سے گزرنے کا حق حاصل ہے

مسجد مبارک میں درس قرآن مجید اور نماز تراویح کا اہتمام

مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوکر رمضان المبارک کی برکات سے فائدہ اٹھائیں

ربوہ — رمضان کے مبارک ایام میں امسال بھی نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے مسجد مبارک میں درس قرآن مجید اور نماز تراویح کا اہتمام کیا گیا ہے۔ علماء سلسلہ میں سے محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری، محترم مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ بخارا اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب ان ایام میں قرآن مجید کے دس دس پاروں کی تفسیر بیان کرکے پورے قرآن مجید کا درس مکمل کریں گے۔ چنانچہ کل مورخہ یکم رمضان سے محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے درس شروع فرما دیا ہے۔ آپ سورۃ فاتحہ سے سورہ یونس تک درس دیں گے۔ درس روزانہ نماز عصر کے بعد ۴ بجے سے ۶ بجے تک ہوتا ہے۔

اسی طرح امسال بھی مسجد مبارک میں جامعہ احمدیہ کے معلم الحفظ مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نماز تراویح پڑھا رہے ہیں

مقامی احباب کو چاہیئے کہ وہ درس اور نماز تراویح میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوکر رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔

سویڈن کی پارلیمنٹ میں بھارتی رویہ کی مذمت

سٹاک ہالم ۲۰ اپریل سویڈن کی پارلیمنٹ میں حزب اختلاف کے لیڈر مسٹر ہیجرل فارمن نے بھارت پر الزام عائد کیا ہے۔ کہ وہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت دینے کے متعلق اپنے بین الاقوامی وعدوں سے منحرف ہو گیا ہے۔ آج پارلیمنٹ میں خارجہ امور پر بحث کے دوران مسٹر فارمن نے مسئلہ کشمیر کا ذکر کیا اور کہا کہ پچھلے چند برسوں میں کئی ملکوں نے دانشمندی سے کام لیتے ہوئے اپنی نوآبادیات کے عوام کو حق خود ارادیت عطا کر دیا ہے۔ لیکن بھارت ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جو اس سے برابر انکار کرتا چلا آ رہا ہے۔

مسٹر فارمن نے کہا بھارتی لیڈر یوں تو اپنے آپ کو اعلیٰ نظریات کا ترجمان ظاہر کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو حق خود ارادیت کا وعظ دیتے نہیں تھکتے۔ لیکن یہی لیڈر کشمیر میں ان نظریات اور اصولوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔

”امریکی امداد پُرخلوص تعاون پر مبنی ہے“

بیروت ۳ اپریل۔ لبنان کے صدر کامل شمعون نے کہا ہے کہ لبنان کو امریکی امداد ترقی کے مقصد کے لئے ایک دوست کی امداد ہے۔ آپ نے کل بیروت اور طرابلس کے درمیان ایک شاہراہ کا افتتاح کیا۔ یہ شاہراہ امریکی امداد سے تعمیر کی جا رہی ہے۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے صدر شمعون نے لبنان میں امریکی امداد کے پروگرام کو سراہا اور کہا کہ یہ امداد پُرخلوص تعاون پر مبنی ہے۔ اس کا مقصد سیاسی یا فوجی مراعات حاصل کرنا نہیں۔ بلکہ ترقی کی راہ میں ایک دوست کی طرف سے دوسرے دوست کی امداد ہے۔

برطانوی فوج نے اردن میں اپنے فوجی اڈے خالی کرنے شروع کر دیئے

عمان ۳ اپریل۔ برطانوی فوج نے اردن میں اپنے فوجی اڈوں کو خالی کرنا شروع کر دیا ہے۔ خیال ہے کہ فوجوں کا انخلا اگلے دو ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔ یہ فوجیں ۱۹۴۸ء کا معاہدہ ختم ہونے کے بعد اردن سے واپس جا رہی ہیں۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ شام اور سعودی عرب کی فوجیں برطانوی فوجوں کی واپسی کے بعد عقبہ کے فوجی ٹھکانے میں داخل ہوکر اس کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیں گی۔ یہاں برطانوی فوجیں گزشتہ کئی ہفتوں سے اپنا فاضل گولہ بارود اور پرانے آلات ختم کر رہی ہیں۔

قاہرہ ۳ اپریل۔ کل نہر سویز سے ۷ جہاز گزرے اور سب نے مصری ادارے کو محصول ادا کیا۔

کولمبو منصوبہ کو وسیع کرنے کی تجویز

کنبرا ۳ اپریل۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ مسٹر رچرڈ کیسی نے۔۔۔ کولمبو منصوبہ کے دائرہ عمل کو یورپ کے ملکوں تک وسیع کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ کل انہوں نے ایوان نمائندگان میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر یورپی ملک بھی اس منصوبہ میں سرمایہ لگائیں۔ تو اس کے بہت مفید نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ر اپریل ۱۹۵۶ء

دستور کا نفاذ

مولانا امین احسن صاحب اصلاحی کا ایک مضمون "آگے کا مرحلہ" کے زیر عنوان المنیر لائلپور کے دستور نمبر میں شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے بتایا ہے۔ کہ

"ہمارے نئے دستور کے نفاذ پر پورے ایک سال کی مدت گزر گئی۔ لیکن اب تک اس ملک کی اجتماعی زندگی پر اس دستور کا کوئی ایسا اثر نمایاں نہیں ہو سکا جس کو اس ملک کے عام باشندے محسوس کر سکیں۔ یہ دستور اسلامی نقطۂ نظر سے جو کچھ بھی تھا۔ لیکن ملک کے مسلم عوام نے اس کا خیر مقدم ایک اسلامی دستور ہی کی حیثیت سے کیا تھا۔ اور اس امر پر شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اگر دیانت۔ وفاداری کے ساتھ اس کے تقاضوں کو بروئے کار لانے کی کوشش کی گئی ہوتی۔ تو آج ہمارے عوام اس کی اصلی قدر و قیمت سمجھنے لگ گئے ہوتے۔ لیکن اگر اس مدت کے حالات کا جائزہ لیا جائے۔ تو نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑے گا۔ کہ اس دوران میں ہمارے کار فرماؤں نے اس کے تقاضوں کے خلاف تو متعدد قدم اٹھائے ہیں۔ لیکن اس کے تقاضوں کے تکمیل کی راہ میں کوئی ایک قابل ذکر قدم بھی نہیں اٹھایا ہے۔ اتنا عرصہ گزرنے پر خود حکومت کی طرف سے بھی اس بارہ میں اس سے زیادہ کوئی اطمینان نہیں دلایا جا سکا ہے۔ کہ بجٹ میں اسلامی تحقیقات کے ادارہ کے لئے ساڑھے تین لاکھ کی رقم مخصوص کر دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اگر کسی کارنامہ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ تو وہ ادارۂ ثقافت اسلامیہ ہے۔ جس کی مخصوص نوعیت کی اسلامی خدمات سے مسلمان ناواقف نہیں ہیں۔ حد یہ ہے۔ کہ اس لا کمیشن کے قیام کے بارے میں بھی ابھی تک کوئی اعلان نہیں ہوا۔ جس کا سال کے اندر اندر قائم کیا جانا ضروری تھا۔ اور جس کی تشکیل سے کچھ اندازہ ہو سکتا تھا۔ کہ فی الواقع ہمارے کار فرماؤں کے ارادے کیا ہیں۔ اور اس ملک میں کس قسم کا اسلام آنے والا ہے۔"

حکومت نے لا کمیشن جس کا ذکر مولانا نے فرمایا ہے۔ کا صدر جسٹس محمد شریف کو مقرر کر دیا ہے۔ مگر کمیشن کے دیگر ارکان کا ابھی اعلان نہیں ہوا۔ الغرض مولانا امین احسن صاحب اصلاحی کی مایوسی حق بجانب ہے۔ چنانچہ وہ اس مضمون میں فرماتے ہیں۔

"اب یہ ایک طمع خام ہوگی۔ اگر ہم اس بات کا انتظار کریں۔ کہ اوپر کی کسی کوشش سے اس دستور کی آبیاری ہوگی۔ اب تو اس پودے کو جتنی کچھ غذا مل سکتی ہے۔ زمین پر ہی سے مل سکتی ہے۔ ہمارے معاشرہ کی زمین کے اندر اگر طاقت ہوگی۔ تو اوباب اقتدار کی مخالفانہ کوششوں کے باوجود یہ جڑ پکڑ کے رہے گا۔ لیکن اگر زمین ہی بنجر نکلی۔ تو اس ملک میں اس کے پروان چڑھنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔"

اس کے بعد انہوں نے لکھا ہے۔ کہ موجودہ حالات میں اس دستور کی کامیابی کا انحصار صرف اسی چیز پر ہے۔ کہ ملک کی رائے عامہ اس کے حق میں پوری طرح بیدار ہو جائے۔ آپ نے اس غرض کو پورا کرنے کے لئے مفید تجاویز بھی فرمائی ہیں۔ جن کا خلاصہ انہی کے الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

(۱) ذہن سے یہ توقع بالکل نکل جائے۔ کہ اس دستور کے اسلامی تقاضوں کو بروئے کار لانے کے لئے ارباب اقتدار کی طرف سے کوئی سمجھ دارانہ اقدام ہوگا۔

(۲) لوگوں میں اسلامی تہذیب اور اسلامی روایات کا وسیع پیمانہ پر شعور پیدا کیا جائے۔

(۳) اس دستور کی اسلامی دفعات کا علم لوگوں میں عام کیا جائے۔

(۴) اسلامی تہذیب ثقافت کے متعلق عوامی غلط فہمیاں دور کی جائیں۔

ہم نے صرف خلاصۃً آپ کی تجاویز پیش کی ہیں۔ ورنہ آپ نے بہت کچھ فرمایا ہے۔ ہم نے صرف اسی حد تک ذکر کیا ہے۔ جس حد تک کہ ہم خود کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کے اس سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ دستور کے نفاذ کے متعلق آپ کو جو توقعات حکومت سے تھیں۔ وہ پوری نہیں ہوئیں۔ اور اب وہ چاہتے ہیں۔ کہ حکومت سے توقعات بالکل منقطع کر دی جائیں۔ اور رائے عامہ کو بیدار کیا جائے۔

جس طرح بھی اور جہاں تک بھی کوئی اسلام کی خدمت کر سکے۔ قابل تعریف ہے۔ اور ہم مولانا کے ایسے جذبات کی قدر کرتے ہیں۔ کہ وہ خدمت اسلام کے متعلق گاہ بگاہ ظاہر فرماتے ہیں۔ اور تقاریر۔ مضامین اور تصنیفات کے ذریعہ اپنے اسلامی نظریات کی اشاعت کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ جو طریق کار آپ نے اختیار کیا ہے۔ وہ اسلام کی طبیعت کے مطابق نہیں ہے۔ بلکہ اسلام کے صریح اصولوں کے خلاف ہے۔ اسلام کی اقامت اور ترقی کسی دستور کے نفاذ اور منظم رائے عامہ کی طاقت سے وابستہ نہیں ہے۔ قرآن کریم نے اس کا فیصلہ شروع ہی میں کر دیا ہے۔ جہاں اس نے فرمایا ہے کہ

ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدًی للمتقین

یعنی اسلام متقین کی ہدایت کے لئے ہے۔ اس سے ظاہر ہے، کہ اسلامی اصولوں کے نفاذ کے لئے صرف ایک ہی طریق کار ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ دلوں میں تقویٰ پیدا کیا جائے۔ جو تجاویز مولانا نے پیش کی ہیں۔ ہمیں ان سے اختلاف کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن ہم صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ بالفرض یہ تجاویز بڑی مفید بھی ہوں۔ تو ان کا مفید نتیجہ اسی وقت نکل سکتا ہے۔ جب دلوں میں پہلے "تقویٰ" موجود ہو۔

دوسری بات جو ہم یہاں عرض کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ یہ صحیح ہے۔ کہ دستور کی اسلامی دفعات کے نفاذ کے لئے حکومت کو ضرور مؤثر اقدامات کرنے چاہئیں تھے۔ جس میں اس نے بڑی کوتاہی کی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کسی دستور پر عملدرآمد کرنے کے لئے اس حصہ کے علاوہ جو حکومت کو لینا چاہیئے۔ کیا ایک بہت بڑا حصہ ایسا نہیں ہوتا، جس کے نفاذ کی ذمہ داری پارٹیوں۔ جماعتوں اور سمجھدار طبقے پر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے جہاں تک دستور کی جمہوری اور اسلامی دفعات کا تعلق ہے۔ کم از کم ہماری ان جماعتوں کا جو دینِ اسلام کا ملک میں غلبہ چاہتی ہیں۔ فرض تھا۔ کہ وہ ان دفعات کے اس حصہ پر جو ان کے حیطۂ اقتدار میں ہے۔ خود بھی عمل کرتیں اور ان کے متعلق عوام کی بھی رہنمائی فرماتیں۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ مولانا اور آپ کی جماعت نے اس تعلق میں کوئی کام نہیں کیا، کیا ہوگا۔ مگر ایک چیز ایسی ہے جس کی طرف انہوں نے یقیناً توجہ نہیں کی۔ اور ان تجاویز پر عمل کرنے کے لئے جن کا ذکر مولانا نے فرمایا ہے۔ یہ چیز بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر مولانا اور ان کی جماعت صرف اتنا کام کر دیں۔ تو یقیناً ان کا نام قیامت تک اسلام کے خدمتگزاروں میں قائم رہے گا۔ ایک چھوٹی سی چیز ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں اسلام کے لا اکراہ فی الدین کے اصول پر عمل کرنے کا صحیح جذبہ بیدار کر دیں۔ یہ اس دستور کی ایک معمولی سی شق ہے، جس کے نفاذ کے لئے مولانا جائز طور پر بہت بے چین ہیں۔ کہ ہر ایک کو اظہار رائے کا حق حاصل ہوگا۔ یہ انسان کا بنیادی حق ہے۔ اور تمام مہذب دنیا نے اس کو تسلیم کیا ہے۔ یو این او نے بھی اسے بہت وقعت دی ہے۔

آپ دیکھتے ہیں۔ کہ کئی ایک مقامات پر بریلویوں نے ہلّہ بول کر اہل حدیث کی مساجد پر قبضہ جمانے کی کوشش کی ہے، پھر آپ دیکھتے ہیں۔ کہ ذرا ذرا سے اختلاف پر تقریریں کر کر کے عوام کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکایا جاتا ہے۔ اور محض اکثریت کے بل پر کسی کو بات کہنے کی بھی اجازت نہیں دی جاتی،

کل کے الفضل میں ہم نے راولپنڈی کے ایک جلسہ کے متعلق خبر شائع کی ہے۔ کہ اگرچہ احمدیوں نے یہ جلسہ عیسائیوں کی تردید میں کیا تھا۔ مگر بعض مسلمان کہلانے والوں نے شورش برپا کی۔ اور حکومت نے جلسہ بند کر دیا۔

اگر بے ادبی نہ ہو، تو کیا ہم اتنا پوچھ سکتے ہیں۔ کہ جس ملک کے عوام کو اس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس ملک کی حکومت پر الزامات لگانا کہ وہ اسلامی قانون کے نفاذ کے لئے کچھ نہیں کرتی، کیا معنی رکھتا ہے۔

ہم مولانا کی خدمت میں عرض کرتے ہیں، کہ اگر آپ اسلامی دستور کے نفاذ کے لئے عوام میں مہم چلانا چاہتے ہیں۔ تو اس کا آغاز بنیاد سے کیجئے۔ اور رائے عامہ کو پہلے سننے کی برداشت اور دوسروں کو اپنی بات کہنے کا حق دینے کی عادت ڈالنے کی مہم چلائیے۔ اگر آپ اس میں کامیاب ہو جائیں گے۔ تو اسلام کا راستہ صاف ہے۔ پھر آپ کو تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ دنیا خود بخود مسلمان بن جائے گی۔ اور حکومتیں بھی اسلامی قانون پر عملدرآمد کرنے لگیں گی۔

درخواست دعاء

محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی بقاپوری صاحب اعصابی دوروں سے بیمار رہیں۔ وہ اپنے لئے رمضان کے مبارک ایام میں دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ ملک بشارت احمد دفتر آبادی ربوہ

خطبہ جمعہ ۱۵

ایک اہم رویا اور اس کی تعبیر

دوستوں کو چاہیئے کہ وہ دُعائیں کریں اور بکثرت استغفار کو اپنا شعار بنائیں

اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر شر سے محفوظ رکھے، اپنے فضل سے اسے کامیابی بخشے اور اس کی تائید و نصرت فرمائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۹ مارچ ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

پرسوں یا اترسوں رات میں نے

ایک ایسی رویا

دیکھی ہے۔ جو اپنے اندر ایک انذاری پہلو رکھتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے انجام بخیر بھی معلوم ہوتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ میں قادیان میں ہوں اور اپنے گھر کے اس صحن میں ہوں جو مسجد مبارک کی اوپر کی چھت کے ساتھ ہے۔ جہاں امۃ الحی مرحومہ رہا کرتی تھیں۔ اور جس میں مَیں نے پہلے بھی ایک دفعہ رویا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تھا۔ اس وقت دروازہ کے سامنے ٹاٹ کا کپڑا لٹکا کرتا تھا۔ رویا میں میں نے وہی ٹاٹ کا کپڑا لٹکا ہوا دیکھا۔ مگر ٹاٹ کا وہ کپڑا ایک طرف کھسکا ہوا ہے۔ میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ کھڑے ہیں۔ جن کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ وہ

غیر احمدی مخالف

ہیں۔ اور ان کی نیت اچھی نہیں۔ اس وقت میں نے ایسا محسوس کیا کہ گویا انہی غیر احمدیوں نے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حملہ کیا تھا۔ یا میں نے یہ سمجھا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلیفہ ہوں مجھ پر حملہ کیا تھا۔ بہرحال ذہن میں یہی آتا ہے۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حملہ کیا تھا۔ تب میں نے بلند آواز سے کہا کہ اے احمدیو تمہاری نادانی اور غفلت میں یہ لوگ ایک دفعہ پہلے حملہ کر چکے ہیں۔ اب تم کو پتہ ہے۔ کہ یہ لوگ حملہ کی نیت سے آئے ہیں۔ اگر اب تم ان لوگوں کے شر کو دور کرنے کے لئے آگے نہ آئے۔ تو تم خدا تعالےٰ کی گرفت میں آؤ گے۔ اور تمہیں سزا ملے گی۔ کیونکہ پہلی دفعہ تو تمہیں اس کے لئے معاف کر دیا گیا۔ کہ انہوں نے تمہاری

غفلت اور نادانی

میں حملہ کیا تھا۔ مگر اب تم دیکھ رہے ہو کہ یہ لوگ تم پر حملہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اور بار بار میں اونچی آواز سے کہتا ہوں۔ اے احمدیو آگے بڑھو۔ اے احمدیو آگے بڑھو۔ میرے ایسا کہنے پر چند غیر احمدی کود کر اندر آ گئے۔ اور ان میں سے ایک میرے پیچھے کی طرف چلا گیا۔ اور دو میرے سامنے آ گئے۔ جو شخص میرے پیچھے کی طرف گیا۔ اس نے اپنے ہاتھ میری کمر کے گرد ڈال لئے ہیں۔ جسے پنجابی میں جپھا مارنا کہتے ہیں۔ اس نے مجھے جپھا مارا ہوا ہے۔ یعنے اس نے میری کمر کو بھی پکڑا ہوا ہے۔ اور میرے ہاتھ بھی پکڑے ہوئے ہیں۔ اس وقت میرے ہاتھ میں ایک پستول ہے۔ ان لوگوں کے کودنے سے پہلے میں نے پستول چلانے کی کوشش کی۔ مگر لبلبی دبی نہیں۔ میں نے اس کو دبانے کے لئے بہتیرا زور لگایا مگر وہ نہیں دبی۔ جب میرے زور لگانے کے باوجود بھی لبلبی نہیں دبی۔ تو میں نے رویا میں ہی سمجھا۔ کہ یہ اصلی گولی والا پستول نہیں۔ بلکہ کھلونا ہے۔ لیکن ایسا کھلونا ہے۔ جو آج کل نئے نئے بنے ہوئے ہیں۔ یعنے وہ ایسا بھاری بنا ہوا تھا کہ بڑے بھاری پستول کے برابر معلوم ہوتا تھا۔ پس میں نے اپنے

دل میں سمجھا

کہ اگر لبلبی نہیں دبی نہیں تو کوئی حرج نہیں۔ میں اس کا کندہ جو بڑا بھاری ہے۔ ان کے سر پر ماروں گا۔ اور یہ بے ہوش ہو جائیں گے۔ چنانچہ میں نے پستول کا کندہ ان غیر احمدیوں کے سر پر مارنے کی کوشش کی۔ جو کود کر میرے سامنے آ گئے تھے۔ مگر چونکہ ایک دوسرے شخص نے میری کمر اور میرے ہاتھ پیچھے کی طرف سے پکڑے ہوئے تھے۔ اس لئے جب میں کندہ مارتا تھا۔ تو چوٹ اچھی طرح نہیں لگتی تھی۔ اس طرح وہ بے ہوش ہو کر گرے تو نہیں۔ مگر یوں معلوم ہوا جیسے نیم بے ہوشی کی حالت طاری ہو گئی ہے۔ پیچھے کی طرف سے ہاتھ پکڑے ہوئے ہونے کی وجہ سے میرا ہاتھ کبھی کبھی اچٹ بھی جاتا ہے۔ اور اس طرح ان دو چار احمدیوں کو بھی جا لگتا ہے جو کود کر اندر آ گئے ہیں۔ میں ان کو بچانے کی کوشش کرتا ہوں۔ مگر بوجہ اسکے کہ میرے ہاتھ پکڑے ہوئے ہیں۔ انہیں

پستول کا کندہ

جا لگتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بھی بے ہوش سے ہیں۔ لیکن غیر احمدیوں سے کم بے ہوش ہیں۔ غیر احمدی تو نیم بے ہوش ہیں۔ لیکن احمدیوں کی ایسی حالت ہے جیسے کوئی شخص پریشان سا ہوتا ہے۔ ان کو بھی چوٹ لگتی ہے۔ مگر بہت ہلکی لگتی ہے۔

اس رویا میں یہ دیکھنا کہ بعض غیر احمدیوں نے حملہ کا ارادہ کیا ہے۔ اور وہ پہلے بھی حملہ کر چکے ہیں۔ اپنے اندر

خطرہ کا پہلو

رکھتا ہے۔ پھر پستول کا نہ چلنا بھی خطرہ کا پہلو لئے ہوئے ہے۔ بعد میں ان غیر احمدیوں کا اندر کود کر آ جانا اور ان میں سے ایک کا مجھے پیچھے سے پکڑ لینا اور اس کی وجہ سے میں نے جو کندہ مارنے کی کوشش کی ہے۔ اس میں کامیاب نہ ہونا یہ بھی خطرہ کا پہلو رکھتا ہے۔ پھر اس کندہ کا کبھی کبھی کسی احمدی کو

بھی لگ جانا یہ بھی خطرہ کا پہلو رکھتا ہے۔ کہ اس کشمکش میں بعض احمدیوں کو بھی دکھ پہنچ گیا۔ مگر آخر یہ انجام کہ وہ لوگ اپنے حملہ میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اور واپس چلے گئے۔ یہ

خوشی کا پہلو

ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ جو مفسد لوگ حملہ کا ارادہ کریں گے۔ وہ ناکام رہیں گے۔ اور اس کا خمیازہ انہیں بھگتنا پڑے گا۔ اور انہیں احمدیوں سے زیادہ تکالیف پہنچیں گی۔ پس اس موقعہ پر جماعت کے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ دعا کریں۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور میں استغفار کریں۔ اور اس سے کہیں کہ اے اللہ ہماری غفلت کی وجہ سے اگر دشمن احمدیت پر حملہ کرنے کی کوشش کرے۔ تو تو خود اس کے بچانے کے سامان پیدا کر۔ اگر ہم اپنی کمزوری کی وجہ سے احمدیت کا پوری طرح دفاع نہ کر سکیں۔ تو تو ہمیں معذور سمجھ۔ اور اس دفاع کو خود مکمل کر دے۔ پھر انہیں یہ بھی دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ جو تھوڑا بہت شر اس خواب میں بتایا گیا ہے۔ اس سے بھی وہ ہمیں محفوظ رکھے۔ اور اپنے فضل سے جماعت کو کامیابی بخشے۔ اور اس کی

نصرت و تائید

فرمائے۔ اور نہ قادیان میں کہ میں نے رؤیا میں اپنے آپ کو قادیان ہی دیکھا۔ اور نہ ربوہ میں کسی جگہ بھی کسی قسم کی اذیت احمدیت کو نہ پہنچے۔ بلکہ دونوں طرف احمدی محفوظ رہیں۔ اور خواب میں جو کمزور سی چوٹ احمدیوں پر دکھائی گئی ہے۔ وہ اور بھی کمزور ہو جائے۔ بلکہ غائب ہی ہو جائے۔ اور وہ کسی قسم کے صدمہ کے بغیر دشمن کو بھگانے اور اسے ناکام رکھنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اور خواب میں دشمن کو جو چوٹیں لگی ہیں۔ اور ان کی وجہ سے وہ نیم بیہوش ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ اسے بدل کر انہیں پورا بے ہوش کر دے۔ گویا احمدی تو حملہ سے پوری طرح محفوظ ہو جائیں۔ مگر خواب میں بعض غیر احمدیوں کا حملہ جو دکھایا گیا ہے۔ اور وہ ناکام سا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو ظاہر میں بھی ویسا ہی کر دے۔ ہمارا حملہ تو کوئی چیز نہیں۔ حملہ تو فرشتوں نے کرنا ہے۔

خواب میں فرشتہ

کلام کیا کرتا ہے۔ اس لئے خواب میں جو میں نے دیکھا۔ کہ میں حملہ آوروں کو پوری طرح ضرب لگانے میں کامیاب نہیں ہوا۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ فرشتے ناکام رہے ہیں۔ اور فرشتوں کے ناکام ہونے کے معنے یہ ہیں۔ کہ بعض دفعہ کچھ لوگ ایسے بھی نکل آتے ہیں۔ جو توبہ اور استغفار کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور وہ اپنے اس توبہ اور استغفار کی وجہ سے بچ جاتے ہیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ یہ دیکھتا ہے۔ کہ اگر اس نے ان لوگوں کی توبہ اور استغفار کو قبول کیا۔ تو اس کے ماننے والے اور معتقدین کو زیادہ نقصان پہنچے گا۔ تو وہ ان کی

توبہ اور استغفار

کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ وہ اپنے ماننے والوں کو مدد دیتا ہے۔ اور نہ ماننے والوں کے لئے جو امن کا موقعہ ہوتا ہے۔ اسے ضائع کر دیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ جماعت کی مدد کرے۔ اور اگر اس کے اوپر کوئی حملہ ہونے والا ہے۔ تو اسے اس حملہ سے بچا لے۔ اور ان کی تائید ایسے رنگ میں کرے۔ کہ وہ کامیاب و کامران ہونے کی صورت میں نکلیں۔ اور اگر تھوڑی بہت اذیت احمدیوں کے لئے مقدر ہے۔ تو وہ اسے دور کر دے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا

کچھ جنازے ہیں۔ جو میں نماز جمعہ کے بعد پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پرانی صحابیہ (امام بی بی صاحبہ اہلیہ محمد اکبر صاحب ٹھیکیدار آف بٹالہ) کا باہر پڑا ہے۔ وہ نماز کے بعد مسجد سے باہر جا کر پڑھاؤں گا۔ جو جنازے میں نماز کے بعد مسجد میں پڑھاؤں گا۔ ان میں سے ایک جنازہ فضل بی بی صاحبہ اہلیہ الٰہ بخش صاحب سکنہ قلعہ لال سنگھ ضلع گورداسپور کا ہے۔ مرحومہ صحابیہ تھیں۔ اور جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان جانے والے پیدل قافلہ کا کھانا پکایا کرتیں۔ اور ان کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں سیالکوٹ کی طرف سے لوگ پیدل قادیان آیا کرتے تھے۔ اور رستہ میں پڑنے والے

دیہات کی جماعتیں

ان کی ضیافت کیا کرتی تھیں۔ تشکار ماچھیاں کی جماعت اس بات میں خاص طور پر مشہور تھی۔

دوسرا جنازہ داروغہ اتبہاج علی صاحب زبیری شاہجہان پوری کا ہے۔ مرحوم پرانے مخلص احمدی تھے۔ ان کے بیٹے اتبہاج علی صاحب بھی جو لائلپور میں رہتے ہیں۔ بڑے مخلص ہیں۔

تیسرا جنازہ حاجی فضل محمد صاحب کابلی اور ان کی بیوی اور بچہ کا ہے۔ حاجی صاحب پشاور میں رہتے تھے۔ دشمن کسی بہانہ سے انہیں کابل لے گیا۔ اور وہاں جا کر انہیں اور ان کی بیوی اور بچہ کو شہید کر دیا۔

چوتھا جنازہ بابو فضل احمد صاحب ولد چودھری علی بخش صاحب ساکن بھینی پسوال کا ہے۔ یہ بھوپال والہ ضلع سیالکوٹ کی جماعت کے پریذیڈنٹ تھے۔ تین چار سال ہوئے۔ ربوہ آئے۔ تو ان پر فالج کا حملہ ہوا۔ پھر وہ بھوپال والہ واپس چلے گئے۔ وہاں ان پر دوبارہ حملہ ہوا۔ اور اسی بیماری سے وہ فوت ہو گئے۔ میں نماز کے بعد ان سب کا جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ دوست میرے ساتھ شامل ہو جائیں۔ نماز کے بعد مسجد سے باہر جا کر دوسرا جنازہ پڑھاؤں گا۔ دوست اس میں بھی شامل ہوں۔

جنازہ غائب

۲۲ / مارچ بروز جمعہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے بعد والدہ صاحبہ چودھری محمد اسماعیل صاحب خالد اسماعیلہ ضلع گجرات اور جنت بی بی صاحبہ اہلیہ چودھری رحمت خاں صاحب مشرقی افریقہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اسی طرح مندرجہ ذیل دوستوں کا حضور نے جنازہ غائب ادا کیا۔

(۱) سردار شیر بہادر خاں صاحب قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خاں۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔

(۲) روشن دین صاحب آف بھینی بانگر۔ حال کوٹلی چھور ضلع سیالکوٹ۔

(۳) لال دین صاحب ربوہ۔

(۴) مستری کرم داد صاحب آف لودی ننگل لدھڑ ضلع سیالکوٹ۔

احباب ان سب کی مغفرت اور بلندیٔ مدارج کے لئے دعا فرمائیں۔

تعمیر مسجد جرمنی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسجد جرمنی کا سنگِ بنیاد ۲۲ فروری ۵۷ء کو رکھا جا چکا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ انشاء اللہ العزیز یہ عمارت مئی ۵۷ء تک پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گی۔ اس کے لئے کم و بیش ڈیڑھ لاکھ کے اخراجات کا اندازہ ہے۔ جس کے جمع کرنے کی نہایت آسان ترکیب یہ ہے۔ کہ صاحب استطاعت احباب کم از کم فی کس -/۱۵۰ روپے کے حساب سے اس میں ادائیگی فرمائیں۔ اس طرح اگر ہمیں ایک ہزار ایسے مخلصین مل جائیں۔ جو یہ رقم اپنے ذمہ لے لیں۔ اور جلد از جلد اس کی ادائیگی فرما دیں۔ تو اخراجات پورے ہو جائیں گے۔

ذیل میں ہم وصول شدہ رقوم کا گوشوارہ جس میں جماعتوں کا تقابل دکھایا گیا ہے۔ شائع کرتے ہیں۔ تاکہ اراکین جماعت مقامی طور پر جائزہ لے سکیں۔ کہ ان کے ہاں کس قدر اضافہ کی گنجائش ہے۔

علاوہ ازیں ہم گذارش کرتے ہیں۔ کہ جن احباب نے اپنے وعدہ جات بھجوائے ہیں۔ وہ جلد از جلد ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور مزید خدمات دینیہ کی توفیق بخشے آمین۔

ضلع وار گوشوارہ چندہ دہندگان مسجد جرمنی

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد افراد
(۱)	ربوہ بشمول خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	۳۵
(۲)	کراچی	۲۲
(۳)	لاہور	۱۸
(۴)	سندھ	۱۴
(۵)	سیالکوٹ	۱۱
(۶)	سرگودھا	۹
(۷)	گوجرانوالہ	۸
(۸)	جھنگ	۷
(۹)	ملتان	۷
(۱۰)	ممالک بیرون	۶
(۱۱)	لائل پور	۶
(۱۲)	کوئٹہ بلوچستان	۶
(۱۳)	بنوں و مردان	۵
(۱۴)	پشاور	۴
(۱۵)	شیخوپورہ	۴
(۱۶)	گجرات	۳
(۱۷)	جہلم	۳
(۱۸)	منٹگمری	۲
(۱۹)	بہاولپور	۲
(۲۰)	مشرقی پاکستان	۲
(۲۱)	راولپنڈی	۱
(۲۲)	کیمبل پور	۱
	میزان	۱۷۶

دوست رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھائیں

نوافل۔ ذکرِ الٰہی اور دعائیں

فدیہ کن حالات میں واجب ہوتا ہے اور اس کا صحیح مصرف کیا ہے

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

آج سے رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہو رہا ہے۔ جو روزوں کے علاوہ نوافل اور دعاؤں اور ذکرِ الٰہی اور صدقہ و خیرات کا خاص مہینہ ہے۔ اور اس میں کلام پاک کی تلاوت کا بھی زیادہ اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ عبادتیں ایسی ہیں کہ انہیں ملحوظ رکھ کر رمضان گذارنے والے انسان کے لئے دبشرطیکہ اس کی نیت صالح اور پاک ہو اور اس میں کوئی پہلو ریاء وغیرہ کا نہ پایا جاوے) ناممکن ہے کہ وہ اس مبارک مہینہ کی برکات سے حصہ نہ پائے اور خدائے رحیم و کریم کے دربار سے خالی ہاتھ لوٹ جائے۔ بلکہ ہر شخص اپنی نیت اور اپنے مجاہدہ کے مطابق پھل پاتا ہے اور محروم صرف وہی شخص رہتا ہے۔ جس کی یا تو نیت میں فتور ہے اور یا اس کی سعی و جہد ناقص ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ اس مبارک مہینہ کو ان تمام برکات سے معمور کرنے کی کوشش کریں۔ جو میں نے اوپر بیان کی ہیں یعنی:۔

(۱) مسنون طریق پر روزہ رکھیں جو رمضان کی اصل اور بنیادی عبادت ہے اور جس کے متعلق خدا فرماتا ہے کہ اس کی جزا میں خود ہوں۔

(۲) فرض نمازوں کے علاوہ نفل نمازوں پر بھی زیادہ زور دیں۔ جن میں دو نمازیں خاص طور پر اہم ہیں یعنی نماز تہجد اور نماز ضحیٰ

(۳) دعاؤں میں بڑھ چڑھ کر شغف دکھائیں اور انفرادی اور خاندانی دعاؤں کے علاوہ جماعتی دعاؤں کو بھی ہرگز نہ بھولیں۔ بلکہ انہیں مقدم کریں جن میں اسلام اور احمدیت کی ترقی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر درود۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت اور درازی عمر۔ تبلیغِ سلسلہ کی کامیابی و کامرانی۔ دیگر کارکنانِ جماعت کی نصرت اور سلامت روی۔ قادیان اور ربوہ کی حفاظت اور استحکام کو خصوصیت سے ملحوظ رکھا جائے دعاؤں کے متعلق مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ نہیں بھولتے۔ کہ الدعاء مخ العبادۃ یعنی دعا عبادت کے لئے گویا مغز کا حکم رکھتی ہے۔ جس طرح گودہ کے بغیر ایک ہڈی انسانی خوراک کے لحاظ سے ایک بیکار سی چیز ہوتی ہے۔ اسی طرح وہ عبادت بھی ایک بے جان عبادت ہے۔ جس میں دعا نہ شامل ہو

(۴) ذکرِ الٰہی پر بہت زور دیا جائے۔ اور نماز کے علاوہ دیگر اوقات کو بھی اس ذکر سے معمور رکھا جائے۔ اور جہاں تک ممکن ہو چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ذکرِ الٰہی کی شیرینی سے اپنے دل و زبان کو تروتازہ رکھنے کی کوشش کی جائے۔ ذکرِ الٰہی میں کلمہ طیبہ یعنی لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ اور تسبیح و تحمید یعنی سبحان اللّٰہ و بحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم۔ بہترین اذکار ہیں۔ اسی طرح لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ بھی بہت عمدہ اذکار میں سے ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی مختلف صفات یعنی اسماءِ حسنیٰ کو ان کی حقیقت پر غور کرتے ہوئے یاد کرنا اور ان کا ورد رکھنا روح کی بالیدگی کا ایک نہایت مجرب ذریعہ ہے

(۵) رمضان کی ایک خصوصی برکت صدقہ و خیرات ہے۔ جس کے ذریعہ نہ صرف صدقہ دینے والا خدا کی عظیم الشان نعمتوں سے حصہ پاتا ہے اور تلخ تقدیریں دور ہوتی ہیں۔ اور انسان کی کمزوریوں پر خدا کی ستاری کا پردہ پڑتا ہے۔ بلکہ قوم کے غریب افراد کی ضروریات کے پورا ہونے کا بھی سامان پیدا ہوتا ہے۔ اور چونکہ رمضان میں غرباء کی ضروریات غیر معمولی طور پر بڑھ جاتی ہیں۔ اسلئے لازماً رمضان کا صدقہ و خیرات بہت زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے حدیث میں آتا ہے کہ رمضان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک صدقہ و خیرات میں اس طرح چلتا تھا جس طرح کہ ایک ایسی تیز آندھی چلتی ہے۔ جو کسی روک کو خیال میں نہ لائے۔ اس صدقہ و خیرات کا بہترین مصرف اپنے ماحول کے غرباء اور مساکین ہیں۔ کیونکہ اس سے آپس کی محبت اور اخوت اور ہمدردی اور مواسات کو ترقی حاصل ہوتی ہے۔ لیکن حسب حالات مرکز میں بھی صدقہ کی رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(۶) رمضان میں قرآن مجید کی تلاوت پر بھی خاص زور دیا جاتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام ہر رمضان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کا ایک دور مکمل کرتے تھے۔ لیکن آخری سال جبکہ قرآن کا نزول مکمل ہو گیا تھا۔ آپ نے تلاوت کے دو دور مکمل کئے۔ چونکہ ہمارے لئے بھی قرآن مجید مکمل صورت میں موجود ہے۔ اسلئے ہمیں بھی حتی الوسع دو دو دور پورے کرنے چاہئیں اور ایک دور تو بہرحال ضروری ہے۔ اور قرآن کریم پڑھنے کا عمدہ طریق یہ ہے کہ ہر رحمت کی آیت پر دل میں دعا کی جائے۔ اور ہر عذاب کی آیت پر استغفار کیا جائے۔ اس طرح تلاوت گویا ایک زندہ حقیقت بن جاتی ہے۔ بلکہ ایک مجسم دعا۔

(۷) ان عبادات کے علاوہ جن دوستوں کو توفیق ملے اور وہ اپنے فرائض منصبی سے فرصت پاسکیں۔ اور ان کی صحت اور دیگر حالات بھی اجازت دیں تو انہیں رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کی برکات سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اعتکاف گویا ایک وقتی اور محدود رہبانیت ہے۔ جس میں انسان چند دن کے لئے دنیا سے کٹ کر کلیۃً خدا کے لئے وقف ہو جاتا ہے۔ اور اس میں ان تمام عبادات پر زور دیا جاتا ہے جو رمضان کے عام ایام کے لئے اوپر بیان کی گئی ہیں۔

رمضان کا ایک خاص مسئلہ فدیہ کا مسئلہ ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ کئی لوگ اس مسئلہ کی حقیقت سے واقف نہیں اور ہر بیماری یا سفر کی صورت میں فدیہ دے کر خیال کرنے لگ جاتے ہیں کہ اب ہم روزوں کی ذمہ داری سے آزاد ہو گئے ہیں۔ حالانکہ تمام بیماری یا سفر کی صورت میں عدۃ من ایام اخر کا حکم ہے۔ نہ کہ فدیہ کا۔ یعنی ایسے لوگوں کو بیماری سے شفا پانے یا سفر کی حالت ختم ہونے کے بعد دوسرے ایام میں روزوں کی گنتی پوری کرنی چاہیئے۔ فدیہ صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو ضعفِ پیری یا دائم المرض ہونے کی وجہ سے دوسرے ایام میں روزوں کی گنتی پوری کرنے کی امید نہ رکھتے ہوں یا وہ ایسی عورتوں کے لئے ہے۔ جو حمل اور رضاعت کے طویل زمانہ کی وجہ سے گنتی پوری کرنے سے عملاً معذور ہوں۔ اسی لئے قرآن مجید نے عدۃ من ایام اخر اور علی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین کے احکام کو علیحدہ علیحدہ صورت میں بیان کیا ہے۔ بہرحال جو بھائی بہن ضعفِ پیری یا دائم المرض ہونے کی وجہ سے یا حمل اور رضاعت کی مجبوری کی بنا پر رمضان کے بعد روزوں کی گنتی پوری کرنے کی امید نہ رکھتے ہوں۔ ان کو روزوں کے بدل کے طور پر فدیہ ادا کرنا چاہیئے جو فدیہ دینے والے کی حیثیت کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ فدیہ صرف روزہ کا بدل ہے۔ رمضان کی باقی عبادات (مثلاً نوافل دعائیں۔ تلاوت اور صدقہ و خیرات وغیرہ) اسی طرح قائم رہتی ہیں۔ اور ان میں فدیہ دینے کے باوجود حتی المقدور اور حسب استطاعت غفلت نہیں ہونی چاہیئے لا یکلف اللّٰہ نفسًا الا وسعہا فدیہ نقدی کی صورت میں بھی دیا جاسکتا ہے اور طعام کی صورت میں بھی۔

فدیہ کی رقم تین طرح خرچ کی جاسکتی (اوّل) اپنے ماحول کے غرباء و مساکین میں (دوم) ربوہ کے مساکین کے لئے رکز میں بھجوا کر اور (سوم) قادیان کے غریب درویشوں کی امداد کر کے۔ جن میں سے آج کل کئی انتہائی تنگی میں گذارہ کر رہے ہیں۔ پس فدیہ دینے والے اصحاب قادیان کے غریب درویشوں کو بھی ضرور یاد رکھ کر ثواب کمائیں۔ گو بہرحال ان تینوں قسم مصارف کے علیحدہ علیحدہ فوائد اور ان کی علیحدہ علیحدہ برکات ہیں۔

فدیہ کے متعلق یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ گو اصل مسئلہ کے لحاظ سے فدیہ

صرف ان لوگوں پر واجب ہے جو اپنے حالات کے لحاظ سے بعد میں روزوں کی گنتی پوری کرنے کی امید نہ رکھتے ہوں۔ مگر بعض اولیاء اور صوفیا کا یہ طریق بھی رہا ہے کہ بعد میں گنتی پوری کرنے کی امید رکھنے کے باوجود وہ فدیہ بھی ادا کرتے رہے ہیں۔ پس اگر کسی صاحب کو توفیق ہو تو روحانی لحاظ سے (نہ کوئی فریضہ کے طور پر) یہ طریق زیادہ ثواب کا موجب ہے اور اس میں دہری نیکی ہے کہ چونکہ زندگی کا اعتبار نہیں فدیہ بھی دیدیا اور پھر توفیق پانے پر دوسرے ایام میں گنتی بھی پوری کر لی۔

بالآخر یہ خاکسار اپنے احباب کی خدمت میں پھر دوبارہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ رمضان ایک نہایت ہی مبارک مہینہ ہے۔ اس کی برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور نوافل اور ذکر الٰہی اور دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے قریب تر ہو جائیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق حدیث میں کیا پیارا فقرہ آتا ہے کہ

احیی لیلہ یعنی آپ نوافل اور ذکر الٰہی اور دعاؤں کے ذریعہ رات جیسی تاریک اور مردہ اور غافل گھڑی کو بھی زندگی کے انوار سے معمور کر دیتے تھے اللّٰھم صل علیہ وبارک وسلم

خاکسار راقم آثم مرزا بشیر احمد
ربوہ ۔ یکم رمضان مطابق ۲ اپریل ۵۷ء

قیام مجالس انصار اللہ کے لئے

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست

ابھی بہت سی جماعتوں میں مجالس انصار اللہ قائم نہیں ہوئیں۔ جس کی وجہ سے ان جماعتوں میں تنظیم انصار کا کام جاری نہیں ہو سکا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز چاہتے ہیں کہ تنظیم انصار اللہ و خدام سب جماعتوں میں قائم ہو جائے۔ ان تنظیموں کے قائم کرنے کی غرض سے صدر انجمن احمدیہ نے قاعدہ ۸۱۴/الف میں یہ پابندی بھی لگا دی ہوئی ہے کہ جماعت کا کوئی عہدہ دار مقرر نہ ہو (خواہ امیر ہو یا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری ہو یا اور کوئی عہدہ دار) جب تک وہ انصار یا خدام کا ممبر نہ ہو۔ اس لئے اس قاعدہ کی پابندی کے لئے ضروری ہے کہ جہاں کہیں ابھی تک مجلس انصار اللہ قائم نہ ہوئی ہو وہاں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جلد سے جلد چالیس یا اس سے زائد عمر کے اراکین کو جمع کر کے مجلس انصار اللہ قائم کریں اور ان ہی میں سے مندرجہ ذیل سکیل کے ماتحت عہدہ داران انصار کا انتخاب کروا کر ان کے نام برائے منظوری دفتر صدر مرکزیہ انصار اللہ میں بھجوا دیں۔

انتخاب عہدہ داران انصار کی سکیل یہ ہوگی

(۱) جس جماعت میں تین سے دس تک رکن ہوں صرف ایک زعیم منتخب ہوگا

(۲) جس جماعت میں دس سے بیس تک ارکان ہوں ایک زعیم اور سیکرٹری (مہتمم عمومی) منتخب کیا جائے

(۳) جس جماعت میں ۲۰ ارکان سے زائد ہوں۔ تو زعیم کے علاوہ چار مہتمم بھی منتخب ہوں گے۔ یعنی مہتمم اصلاح و ارشاد۔ مہتمم تعلیم و تربیت۔ مہتمم مال اور مہتمم عمومی۔

امید ہے مقامی جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جلد توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ

ضروری گذارشات

(۱) الفرقان کے جملہ انتظامی امور کے متعلق مینجر الفرقان سے خط و کتابت کریں۔

(۲) تمام ترسیل زر مینجر الفرقان کے نام کی جائے یا براہ راست امانت الفرقان میں بھجوا دی جائے۔

(۳) خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر یا خط کا نمبر لکھیئے۔ اور جواب طلب امور کے لئے جوابی خط بھجوائیے۔

(۴) الفرقان ربوہ سے ہر ماہ پانچ تاریخ کو پوری نگرانی اور باقاعدگی سے پوسٹ کیا جاتا ہے پھر بھی اگر کسی خریدار کو رسالہ نہ ملے تو اپنے ہاں کے ڈاکخانہ کی نگرانی کیجئے اور ہمیں بھی لکھ دیجئے ہم اس کے ازالہ کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ۔

(۵) الفرقان کی ترقی و توسیع کے لئے آپ کے مشورے درکار ہیں براہ کرم اپنی تجاویز سے ہمیں مطلع فرمائیں۔ (مینجر الفرقان)

سال ختم ہونے سے پہلے بجٹ آمد کو پورا کرنا ضروری ہے

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے کو ہے۔ اس لئے تمام احباب کو چاہیئے کہ آخری مہینہ کا چندہ ادا کرنے میں دیر نہ لگائیں اور اگر کسی دوست کے ذمہ بقایا ہو تو وہ بھی جلد ادا کر دیں۔ دیہاتی جماعتوں کے احباب نے اگر سال رواں کا چندہ ابھی پورا نہ کیا ہو۔ اور پچھلے بقائے خواہ کچھ بھی ہوں اپریل کے پہلے ہفتہ میں ادا کر دیں۔ کارکنان مال کو چاہیئے کہ وصول شدہ رقوم جلد جلد مرکز کو بھجواتے جائیں تا وہ رقوم ۳۰ اپریل تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہو جائیں۔ جو جماعتیں منی آرڈر کے ذریعہ بھجواتی ہیں انہیں رقم بھجوانے میں بہت جلدی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ بعض دفعہ پندرہ پندرہ دن تک یہ منی آرڈر ربوہ کے ڈاکخانہ میں پڑے رہتے ہیں۔ اور محکمہ ڈاک کے بڑے دفتروں سے نقدی نہ آنے کی وجہ سے جلد تقسیم نہیں ہو سکتے۔ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ۱۰ یا ۱۵ اپریل کے بعد جو رقوم مقامی جماعتوں کو وصول ہوں وہ دیر ہو جانے کے خدشہ سے اسی مہینہ میں بھجوائی بھی نہ جائیں۔ نہیں۔ بلکہ مہینہ کے آخر تک وصول شدہ تمام رقوم ضرور بھجوا دی جائیں۔ کیونکہ ہر منی آرڈر کے تقسیم ہونے میں لازمی طور پر دیر نہیں ہوتی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی جماعت ۲۵ اپریل کو منی آرڈر بھجوائے اور اس کی رقم ۳۰ اپریل سے پہلے ہی خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو مل جائے۔ غرض ماہ اپریل کا وصول شدہ چندہ خواہ کتنی بھی قلیل رقم کیوں نہ ہو مہینہ ختم ہونے سے پہلے مرکز کو روانہ کر دینا چاہیئے۔ زیادہ رقم جمع ہونے کے خیال سے وصول شدہ رقم روکنی نہیں چاہیئے۔ اپریل کے پہلے ہفتہ میں جو رقم وصول ہو وہ فوراً بھیج دی جائے۔ بعد میں جوں جوں وصول ہو ساتھ ساتھ بھیجتے رہیں۔

ماہ اپریل میں صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کی وصولی کے لئے غیر معمولی جدوجہد درکار ہے کیونکہ بہت سی جماعتوں کا سال رواں کا چندہ عام۔ حصہ آمد۔ اور چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ ابھی پورا نہیں ہوا۔ جماعتوں کی ترقی اور بہبودی میں عہدہ داروں کو بہت دخل ہے۔ پس جن عہدہ داروں نے سال کے دوران میں غفلت یا سستی کی ہو وہ اب اس کی تلافی کر سکتے ہیں۔ اور جن عہدہ داروں نے سال بھر شوق اور محنت سے کام کیا ہے وہ اس مہینہ مزید ثواب کما سکتے ہیں۔ مجلس مشاورت کے نمائندوں پر بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ کیونکہ ان کی رائے اور مشورہ کے مطابق بجٹ بنایا جاتا ہے۔ پس ان کا بھی فرض ہے بجٹ کے پورا کرنے کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔

اس وقت تدریجی بجٹ کے مقابلہ میں اصل آمد میں صرف قریباً نوے ہزار روپیہ کی کمی رہ گئی ہے۔ پچھلے سالوں میں ہمیشہ آخری مہینہ میں نسبتاً زیادہ وصولی ہوتی رہی ہے۔ اس لئے امید ہے اس سال بھی یہ کمی پوری ہو جائے گی۔ لیکن اسی صورت میں جب احباب اور عہدہ دار مل کر کوشش کریں۔ اگر کوئی یہ خیال کرے کہ یہ کمی خود بخود پوری ہو جائے گی۔ تو ظاہر ہے۔ کہ وہ شخص غلطی پر ہوگا۔ مجھے پختہ یقین ہے کہ یہ کمی سال ختم ہونے سے پہلے ضرور پوری ہو گی کیونکہ مجھے پورا وثوق ہے کہ اللہ تعالےٰ کا سایہ ہماری جماعت پر ہے اور اس کے فضل و کرم سے جماعت کو ایسے احباب میسر ہیں جو تن من۔ دھن سے اس کی خدمت کرنے کو اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی خوشنودی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

ایک کتاب کی ضرورت

ابو الہاشم صاحب مرحوم نے ایک کتابچہ جس میں اپنے احمدیت قبول کرنے کے مفصل حالات درج کئے تھے شائع فرمایا تھا۔ مجھے وہ کتابچہ بعض ضروری حوالہ جات کے لئے درکار ہے۔ کسی دوست کے پاس اس کی کاپی ہو تو مہربانی فرما کر چند دنوں کے لئے ذیل کے پتہ پر بھجوا دیں۔ ایک ہفتہ کے اندر کتاب واپس کر دی جائے گی۔ اگر کوئی دوست اس کو فروخت کرنا چاہیں تو مناسب قیمت پر بذریعہ وی پی بھیج دیں۔

محمد اسمٰعیل قریشی ۳۶/۴ اردو منزل متصل چونگی نمبر ۲۲ راولپنڈی

پتہ مطلوب ہے

ملک ظہور الحق صاحب جو گنا مل رامیوالی ضلع گوجرانوالہ میں ملازم تھے کا موجودہ ایڈریس درکار ہے جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ ناظر بیت المال۔ ربوہ

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترم بابو فضل احمدؐ صاحب آف بھوپالوالہ کی وفات

(مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی)

انتہائی افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کیا جاتا ہے کہ محترم جناب بابو فضل احمد صاحب سابق بھینی پسوال حال بھوپالوالا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ تین برس سے زائد عرصہ تک بعارضہ فالج بیمار رہنے کے بعد ۷۶ سال کی عمر میں مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۵۷ء صبح سوا تین بجے کے قریب وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحوم سلسلہ احمدیہ کے مخلص ترین خدام میں سے تھے۔ جب بھی مرکز کی طرف سے کوئی تحریک ہوتی اپنے جذبۂ اخلاص کے ماتحت اس پر بڑھ چڑھ کر لبیک کہتے مرحوم نے ۱۹۲۱ء میں احمدیت قبول کی السابقون الاولون کے مطابق پیچھے آکر بہتوں سے آگے نکل گئے۔ ابتداء میں انہوں نے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی تھی۔ لیکن بعد ازاں ۱/۳ حصہ کی وصیت کر دی ان کا وصیت نمبر ۲۱۱۳ تھا۔ قبول احمدیت کے بعد نیکی اور تقویٰ اور دیگر اوصاف حمیدہ میں برابر ترقی کرتے گئے یہاں تک کہ آپ کے اخلاق فاضلہ اور اعمال حسنہ کے باعث اپنے اور پرائے سب آپ کی خوبیوں اور اوصاف کے معترف تھے

غرض مرحوم اپنی عملی زندگی کے اعتبار سے احمدیت کا صحیح معنوں میں نمونہ تھے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی عقیدت ومحبت رکھتے تھے۔ احباب جماعت سے مل کر انتہائی خوشی محسوس کیا کرتے تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ متعدد افراد ان کی عملی زندگی اور زبانی تبلیغ کے نتیجہ میں سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے۔

محترم بابو صاحب مرحوم کا جنازہ ۲۸ مارچ کو شام کے قریب بھوپالوالہ سے ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز عشاء حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور جنازہ کو کندھا دیا۔ بعدہ مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی ۲۹ مارچ بعد نماز جمعہ محترم بابو صاحب موصوف کا جنازہ غائب پڑھایا

مرحوم نے بطور یادگار اپنے پیچھے ایک لڑکا اور چھ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ ان میں سے چار لڑکیاں شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر دوستوں کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ دعا کریں کہ مولا کریم مرحوم کی بیوہ اور ان کی اولاد اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین ثم آمین

برین کی

یہ دوا خاص کر کاروباری مردوں عورتوں۔ کلرکوں اور طالب علموں کے لئے اور تمام دماغی عوارضات میں جو قوت دماغی یا اعصابی کے باعث ہوں۔ مثلاً طالب علموں کا دردسر۔ نسیان۔ سرسام۔ ہسٹریا۔ پاگل پن گہری نیند نہ سو سکنا۔ خیالات کی پریشانی وغیرہ کالی کھانسی۔ دل کی دھڑکن۔ آنکھ کی دکھن عسر البول۔ ذیابیطس۔ اختناق الرحم سیلان الرحم کثرت طمث وغیرہ کے لئے از حد مفید اور مجرب ہے

قیمت پچاس گولی سوا روپیہ سو گولی دو روپے سو گولی منگوانے پر محصول ڈاک معاف۔ قیمت پیشگی ارسال فرمائیں

ڈاکٹر نثار احمد واقف بی۔ اے کشمیر روڈ لائلپور

درخواستہائے دعا

(۱) میری والدہ صاحبہ سول ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب صحت کے لئے اور تمام مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خواجہ سلیم احمد کوٹ مومن سرگودھا

(۲) میرے بھائی نورالدین صاحب بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد انہیں شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محمد طفیل عابد کارکن دفتر وصیت ربوہ

اعلان دار القضاء

محترمہ امۃ المتین عزیزہ صاحبہ بنت مکرم ملک عبدالقادر صاحب ...... معرفت ملک عبدالقادر خانصاحب دھوبی گھاٹ گلی نمبر ۳ مکان نمبر ۱۵۵ م لاہور نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ صاحبہ مرحومہ (مسماۃ امۃ القیوم صاحبہ زوجہ ملک عبدالقادر صاحب) نے ربوہ میں دس مرلہ زمین کی قیمت (۳۷۵ روپے) کمیٹی آبادی ربوہ کو ادا کی تھی۔ مرحومہ نے اپنی وفات سے قبل یہ اراضی مجھے دیدی تھی۔ اس لئے اراضی مذکور یا اس کی قیمت مجھے دلائی جائے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیں۔

ناظم دار القضاء۔ ربوہ

انصار اللہ کی مالی تحریکات

(۱) ماہوار چندہ:- ہر رکن سے ماہوار آمد پر ۱/۲ پائی فی روپیہ کے حساب سے

(۲) چندہ سالانہ اجتماع:- بارہ آنے فی رکن کے حساب سے سال میں ایک دفعہ

(۳) چندہ تعمیر:- جن کو اللہ تعالےٰ توفیق دے دہ سو روپیہ یا زائد۔ اور ہر رکن سے ایک روپیہ سالانہ

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ

خدام الاحمدیہ کے لئے شایان شان کوشش

اپنے نجی کاموں کے لئے جانفشانی کون نہیں کرتا۔ خوبی اسی میں ہے کہ خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے گہری سوچ وبچار اور عملی قدم کی ایسی راہیں پیدا کرنے کی کوشش کی جائے کہ خدام الاحمدیہ کی مالیات غیر معمولی طور پر مضبوط ہو جائیں۔ تاکہ ہماری راہ آسان ہو جائے۔ اور منزل قریب سے قریب ہو جائے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳ ½	۴ ½	۵ ½	۶ ½	۷ ½	۸ ¾	۱۰	۱۱ ½	۱۳	۱۴ ½
از لاہور برائے سرگودھا	۳ ½	۵	۶ ½	۸	۸ ½	۱۰ ½	۱۲	۱۳ ½	۱۵	۱۶ ½
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵ ¾	۱۰ ½	۱۵ ¼	نوٹ:- لاہور۔ سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔ (جنرل مینیجر)						
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵ ¾	۲ ½	۱۵ ¼							

دعاوی کی تصدیق کا کام اپنے طریقے پر جاری رکھنے کا فیصلہ

بھارت پر تعاون کے وعدوں سے منحرف ہونے کا الزام

کراچی ۳ اپریل۔ حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ مہاجرین کے دعاوی کی تصدیق کے سلسلہ میں کوئی وفد بھارت نہ بھیجا جائے۔ کیونکہ بھارتی حکومت اس ضمن میں تعاون کے تمام وعدوں سے منحرف ہو گئی ہے۔ حکومت پاکستان نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ اب وہ دعاوی کی تصدیق کے لئے اپنے طریقوں پر عمل کرے گی۔

حکومت کے اس فیصلہ کا اعلان آج مرکزی وزارت آبادکاری کے ایک ترجمان نے کراچی میں کیا۔

ترجمان نے متروکہ جائیداد کے دعاوی کی تصدیق کے سلسلہ میں بھارت کی طرف سے پاکستان کے ساتھ تعاون سے انکار کی پرزور مذمت کی اور کہا کہ اگر بھارتی حکومت اس سلسلہ میں ہمارے ساتھ معاملات طے کرنے پر آمادہ نہیں ہے تو نہ سہی۔ ہم مہاجرین کے دعاوی کی تصدیق کا کام اپنے طریقوں پر جاری رکھیں گے۔

ترجمان نے اس خط و کتابت کی تفاصیل بھی بیان کیں۔ جو بھارت اور پاکستان کی حکومتوں نے متروکہ جائیداد کو ٹھکانے لگانے کے سوال پر کی تھی۔ ایک مراسلہ میں بھارتی حکومت نے وعدہ کیا تھا کہ وہ دعاوی کی تصدیق کے سلسلہ میں پاکستان کو تمام ضروری معلومات مہیا کرے گی۔

ترجمان نے کہا۔ اس تحریری یقین دہانی کے بعد پاکستان کے اعلیٰ افسروں کا ایک وفد ابتدائی امور طے کرنے کے لئے دہلی بھیجا گیا۔ لیکن اسے خالی ہاتھ واپس لوٹنا پڑا۔ کیونکہ اس دوران میں بھارتی حکومت نے اپنا ارادہ بدل لیا تھا۔

بھارت کے اس مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے کہ دعاوی کی تصدیق سے پہلے بڑی متروکہ املاک کی مالیت کا اندازہ لگانے کے لئے ایک متفقہ فارمولا تلاش کیا جائے ترجمان نے کہا کہ پاکستان نے کافی غور و خوض کے بعد ایک سیدھا سادا اور آسان فارمولا وضع کیا تھا لیکن بھارت نے اب تک اس مقصد کے لئے کوئی ایسا فارمولا تیار نہیں کیا ہے۔ جس پر عمل درآمد کیا جا سکے۔

ترجمان نے کہا۔ بھارتی حکومت کے اس رویے سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ وہ دعاوی کی تصدیق کے لئے کسی طے شدہ پروگرام پر عمل کرنا نہیں چاہتی۔ کیونکہ اس سے سب کو پتہ چل جائے گا۔ کہ اس نے بھارت میں مسلمانوں کی متروکہ جائداد کی مالیت کے تخمینے کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا ہے۔ پاکستان یہ چاہتا ہے کہ دونوں ملکوں میں متروکہ جائداد کی مالیت کا اندازہ ایک ہی بنیاد پر لگایا جائے۔ لیکن بھارتی حکومت اس ضمن میں دو الگ الگ طریق کار اختیار کرنے کی حامی ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ بھارت میں مسلمانوں کی جائداد کے تخمینے کے لئے ایک طریق کار اختیار کیا جائے۔ اور پاکستان میں ہندوؤں کی جائداد کی مالیت کا اندازہ دوسرے طریقہ سے لگایا جائے۔

مسلم لیگ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائے گی؟

لاہور ۳ اپریل یونائیٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق مسلم لیگ پارٹی نے مغربی پاکستان میں آئین کے تعطل کو عدالت میں چیلنج کرنے کا قطعی فیصلہ کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ضروری کاغذات مسٹر آئی آئی چندریگر کو کراچی بھیج دئے گئے ہیں۔ جو غالباً اسی ہفتے مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے کراچی بنچ کے روبرو درخواست دائر کریں گے۔ مسلم لیگی لیڈروں نے بتایا ہے کہ اگر مرکز نے آئین بحال کر کے صوبہ میں ری پبلکن وزارت کو اقتدار پر فائز کیا۔ تو بھی عدالت کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

تصحیح

الفضل مورخہ ۳ اپریل کے ص ۵ پر "کیا مطلقاً مدعی نبوت لعنتی ہے" کے زیر عنوان جو نوٹ شائع ہوا ہے۔ اس پر مضمون نگار صاحب کا نام درج ہونے سے رہ گیا ہے یہ نوٹ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کا تحریر کردہ ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں ادارہ اس فروگذاشت پر دل سے معذرت خواہ ہے

غیر ملکی زرمبادلہ کا قانون کالعدم قرار دے دیا گیا

سپریم کورٹ نے اپیل کنندگان کی سزائیں منسوخ کر دیں

لاہور ۳ اپریل چیف جسٹس مسٹر محمد منیر۔ مسٹر جسٹس شہاب الدین۔ مسٹر جسٹس اے آر کارنیلیس مسٹر جسٹس محمد شریف اور مسٹر جسٹس امیر الدین احمد پر مشتمل سپریم کورٹ کے فل بینچ نے فارن ایکسچینج ریگولیشن ترمیمی ایکٹ مجریہ ۱۹۵۶ء کو کالعدم قرار دے دیا ہے۔

سپریم کورٹ میں ڈھاکہ ہائی کورٹ کے چار فیصلوں کے خلاف اپیلیں دائر کی گئی تھیں ڈھاکہ ہائی کورٹ نے اپیل کنندگان کی قید اور جرمانہ کی سزائیں بحال رکھی تھیں۔ اب سپریم کورٹ نے اپیلیں منظور کر لی ہیں اور دونوں اپیل کنندگان وارث میاں اور نور محمد کی قید اور جرمانہ کی سزائیں منسوخ کر دی ہیں۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلہ میں یہ قرار دیا ہے کہ متعلقہ ٹربیونل اپیل کنندگان کے خلاف مقدمہ کی سماعت کا مجاز نہیں تھا۔ اور اپیل کنندگان کو جو سزائیں دی گئیں وہ ناجائز اور کالعدم ہیں۔

مقدمہ کی تفصیلات کے مطابق وارث میاں اور نور محمد پاکستان سے بھارت کے لئے مچھلی برآمد کیا کرتے تھے۔ انہوں نے متعلقہ عرصہ میں مچھلی تو برآمد کی لیکن انہوں نے کسی بااختیار ڈیلر کے ذریعے (قانون کے مطابق) پاکستان میں مچھلی کی قیمت فروخت وصول نہ کی۔ اس طرح انہوں نے فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ کی دفعات ۲۲ الف اور ۲۳ ب کے تحت جرم کا ارتکاب کیا۔ وارث میاں اور نور محمد کو ڈھاکہ ہائیکورٹ نے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرنے کی اجازت دے دی تھی۔

برطانیہ کی طرف سے روسی الزام کی تردید

لنڈن ۳ اپریل۔ برطانوی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے حکومت روس کے اس الزام کو بے بنیاد قرار دیا ہے کہ پریزیڈنٹ آئزن ہاور اور مسٹر ہیرلڈ میکملن نے ایٹمی جنگ کی تیاریوں کا معاہدہ کیا ہے۔

ترجمان نے کہا کہ برموڈا کانفرنس پر روس کی نکتہ چینی اس مفروضے پر مبنی ہے۔ کہ امریکہ اور برطانیہ روس کے خلاف جارحانہ کارروائی کا ارادہ رکھتے ہیں اور یہ مفروضہ بے بنیاد ہے۔

معاہدہ بغداد کی کونسل کا اجلاس

بغداد ۳ اپریل۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ معاہدہ بغداد کی مستقل کونسل کا اجلاس مئی کے چوتھے ہفتے میں کراچی میں منعقد ہوگا۔

خریداران خالد

(۱) رسالہ خالد ماہ اپریل یکم کی بجائے ۷ اپریل کو پوسٹ ہوگا۔

(۲) جن احباب کا چندہ ماہ مارچ میں ختم ہے ان کو اطلاع دیدی گئی تھی۔ کوئی جواب نہ دینے والے احباب کی خدمت میں وی پی بھجوائے جا رہے ہیں وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵